

یاد رکھ کہ ذیل کے بیان کو فقط اردو میں بائبل اصطلاحات اور اُس ہی تقدس اور شعری اسلوب کے ساتھ ترجمہ کرنا ہے جیسا کہ وین ڈائک بائبل میں پایا جاتا ہے۔

حق کو خریدنا

نمبر 3449

ایک خطبہ

جمعرات، 11 مارچ 1915 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کی معرفت ارشاد ہوا

میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں

خداوند کے دن شام، 26 جون 1870

”حق کو خرید اور اُسے نہ بیچ۔“

امثال 23:23

یوحنا بنین نے حاجیوں کو اس حال میں نقشہ کھینچا کہ وہ ایک وقت وینٹی میلہ سے گزر رہے تھے، اور اُس میلہ میں ہر طرح کا سودا موجود تھا، جو اس زمانہ کی شان و شوکت اور باطل مزے، جسمانی خواہشات اور لذتوں پر مشتمل تھا۔ پس جب ان بیگانہ حاجیوں کو میلہ میں آتے دیکھا، تو سب فروشوں نے، جیسا کہ بیچنے والے عادت رکھتے ہیں، پکارنا شروع کیا: ”خریدو! خریدو!“

وہاں اٹلی کی قطار میں کابن اپنے صلیبوں اور تسبیحوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ وہاں جرمنی کی قطار میں فلسفی اور علم الہیات کے بیوپار موجود تھے۔ وہاں فرانس کی قطار میں لوگ اپنے رنگین انداز اور خوش نمائیوں کے ساتھ سوداگری کرتے تھے۔ لیکن ان سب فروشوں کو حاجیوں نے فقط یہی جواب دیا کہ انہوں نے اپنی نظریں اٹھا کر کہا: ”ہم حق خریدتے ہیں۔ ہم حق خریدتے ہیں۔“ اور وہ اپنے سفر میں آگے بڑھتے چلے جاتے اگر میلہ والوں نے اُن کو گرفتار نہ کر لیا ہوتا اور پنجرے میں نہ ڈال دیا ہوتا۔ تا کہ ایک آسمانی رتھ میں جنت کو روانہ ہو اور دوسرا تنہا اپنا سفر جاری رکھے۔

یہی نقشہ حقیقی مسیحی کا ہر زمانہ میں ہے۔ وہ ہر طرف سے طرح طرح کے سودوں میں گہرا رہتا ہے، جو خوبصورتی سے آراستہ ہوتے ہیں اور اصلی شے کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔ اور وہ فقط اسی طریق سے وینٹی میلہ سے محفوظ گزر سکتا ہے کہ اس امر کو تھامے رہے کہ ”وہ حق خریدتا ہے۔“ اور اگر وہ اس کے ساتھ نصیحت کی دوسری بات کو بھی باندھ لے کہ ”اُسے ہرگز نہ بیچے“، تو وہ خدائی رہنمائی کے سہارے سے آسمان کی راہ بخوبی پا لے گا۔ ”حق کو خرید، اور اُسے نہ بیچ۔“

کیا وہ تمثیل جو ہم نے ابھی پڑھی، ہمارے متن کی تفصیل نہیں؟ جب کوئی تاجر ساری دنیا میں گھومتا پھرتا کہ کوئی ایسا موتی تلاش کرے جس میں عیب نہ ہو، کوئی ایسا ہیرا جو شاہی تاج میں جگمگانے کے لائق ہو، تو آخرکار اپنی تلاش میں اُسے ایک ایسا جواہر ہاتھ آیا جس کی مانند اُس نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اور جان کر کہ یہی اُس کی دولت ہے، اُس نے اپنی دریافت کی خوشی میں اپنا سب کچھ بیچ ڈالا تا کہ اُس موتی کو خرید لے۔

اسی طرح ہمارا متن بھی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ حق وہ یکتا موتی ہے جو افلاک تلے سب سے بیش قیمت ہے، اور اگر کچھ نہ خریدیں تو بھی یہی ضرور خریدیں، اور اگر سب کچھ بیچ ڈالیں تو بھی حق کو ہرگز نہ بیچیں بلکہ اُسے ایسی دولت جانیں جو اُس وقت باقی رہے گی جب سونا زنگ کھا جائے گا، چاندی ماند پڑ جائے گی، اور کیڑا سب قیمتی پوشاکوں کو کھا جائے گا، اور جب انسان کی ساری دولت دھوئیں کی مانند غائب ہو جائے گی یا عدالت کے دن کی حرارت میں شبنم کی مانند پگھل جائے گی۔

حق کو خرید۔ دیکھ، یہی وہ خزانہ ہے۔ چاہے جو قیمت لگے، تو اسے خرید لے۔ یہی وہ سودا ہے جسے خریدنا ضرور ہے، مگر بیچنا روا نہیں۔ تو اپنا سب کچھ اُس کے عوض دے سکتا ہے، مگر اُس کے بدلے کچھ نہ لینا، کیونکہ اُس کی مانند اور کچھ نہیں۔

اسی تمہید کے ساتھ او اب براہ راست متن کی طرف آئیں، اور ہم غور کریں گے:

I

اُس متاع پر جس کا ذکر ہوا :

”حق کو خرید۔“

میں اس شب نہ اُن عام قسم کی سچائیوں پر گفتگو کروں گا جو سیاست، تاریخ، سائنس یا دنیاوی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں، تو بھی میں ان سب کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا: حق کو خرید۔ کبھی سچائی سے نہ گھبرا۔ کبھی بھی اس بات سے خوف نہ کھا کہ تیری پرانی رائے کو شکست ہو۔ ہمیشہ پکا ارادہ رکھ، جو کچھ بھی ہو، خواہ سچائی تجھے احمق ہی کیوں نہ ٹھہرائے، پھر بھی سچائی کو قبول کر۔ اور اگر وہ تجھے سخت قیمت پر بھی پڑے، تو بھی اُسے پیچھے نہ چھوڑ، کیونکہ انجام کار وہ لوگ جو صرف قیاسات، خیالات اور باطل عقائد پر عمارتیں کھڑی کرتے ہیں، گو وہ کچھ وقت کے لیے مضبوط عمارتیں دکھائی دیں، مگر وہ لکڑی، گھاس اور بھوسہ ثابت ہوں گے، جو جل کر فنا ہو جائیں گے۔ لیکن جو سچائی اور حقائق پر مبنی بنیاد رکھتا ہے، وہ سونے، چاندی، اور بیش قیمت پتھروں کی مانند تعمیر کرتا ہے، جنہیں اُنے والے ایام کی اُزمانے والی آگ بھی برباد نہ کر سکے گی۔ میں تو ہزار قیاسات و مفروضات کا موجد ہونے سے کہیں بہتر سمجھوں گا کہ ایک سچا امر دریافت کروں، ایک یقینی حقیقت کا اعلان کروں، اگرچہ وہ قیاسات تھوڑی دیر کے لیے نوعِ بشر کی فہم و فکر پر راج ہی کیوں نہ کریں۔

پر اب میں دینی حق کی بات کرتا ہوں۔ وہی حق خرید۔ وہی حق تمام دوسرے سچائیوں سے بڑھ کر خرید۔ اور یہاں تین عنوانات ہیں:

اول، عقائدی حق—حق کو خرید۔

پاک نوشتہ حق کا پیمانہ ہے۔ ”شریعت اور شہادت کی طرف رجوع کرو؛ اگر وہ اس کلام کے مطابق نہ کہیں تو اس لیے کہ ان میں روشنی نہیں۔“ (اشعیا 8:20)

تیسرا کلام حق ہے۔ ”یہاں چاندی ہے جو بھٹی میں تپائی گئی اور سات بار خالص کی گئی ہے۔“ کو ڈھونڈنا ہے، تو وہ روم میں نہیں، بلکہ اس کتاب میں ہے۔ (infallibility) اگر تو معصومیت یہ خدا کی سچائی کی بے خطا گواہی ہے، اور جو پاک رُوح سے سکھایا جاتا ہے، وہ اس کو سمجھ کر حق تک پہنچتا ہے۔

اے عزیزو! سعی کرو کہ تمہارا عقیدہ حق کے مطابق ہو۔ ایمان میں درست ہونا معمولی بات نہ جانو۔ کسی خطا کو بے ضرر مت سمجھو، کیونکہ سچائی نہایت بیش قیمت ہے، اور خطا، خواہ ہم اُسے ایسا نہ جانیں، بہت سے تباہ کن انجام کی طرف لے جا سکتی ہے۔

ہم اس دنیا میں اکثر مسیح کے بغیر نجات کا خیال پاتے ہیں—میری مراد اُن لوگوں سے ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ اُنہوں نے بیتسمہ لیا ہے، یا تثبیت کی رسم سے گزرے ہیں، یا اپنی کلیسیا کی رسومات پوری کی ہیں، اس لیے وہ نجات پا چکے ہیں۔ وہ قیمتی خون کی طرف نہیں دیکھتے۔ وہ نجات دہندہ کے کامل کام پر بھروسا نہیں رکھتے، بلکہ مسیح کے سوا کسی اور چیز پر ان کا اطمینان ہے۔

”پس، اُس سے پرہیز کر، اور وہ سچائی خرید جو یہاں پائی جاتی ہے:“ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو تُو نجات پائے گا۔

آج کل ہم ایمان کے بغیر نیا جنم کی بہت باتیں سنتے ہیں—ایسے بچوں کی پیدائش نو جنہیں شعور ہی نہیں، اور پانی کے چند قطرے اُن پر ڈالے جاتے ہیں، اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ نئے مخلوق ہو گئے۔ میں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ یقین کر، کوئی نیا جنم نہیں جہاں مسیح پر ایمان نہ ہو۔ اور وہ پیدائش نو جو توبہ اور ایمان کی طرف نہ لے جائے، بلکہ جس کے ساتھ فی الفور یہ چیزیں نہ ہوں، دراصل وہ پیدائش نو سرے سے بے ہی نہیں۔

اس باب میں سچائی خرید۔

اس بات پر قائم رہ کہ یہ پاک رُوح کا کام ہے جو عقلمند اور فہم رکھنے والے انسانوں کو گناہ سے نفرت کرنے اور ہمیشہ کی زندگی کو تھامنے کی طرف لے جاتا ہے۔

افسوس! بعض حلقوں میں اعمال کے بغیر ایمان کی تعلیم عام ہے۔ ایک قسم کا ایمان سکھایا اور اپنایا جاتا ہے جو عملی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایمان رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنی زندگی سے اُس کا ثبوت نہیں دیتے۔ وہ گناہ میں رہتے ہیں اور پھر بھی یہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ ہیں۔

ایسے لوگوں سے دُور ہو جا، اور یاد رکھ کہ بغیر اعمال کے ایمان مردہ ہے؛ اور وہی ایمان جو انسان کے کردار کو بدل دے، زندگی کو مقدس بنائے، اور اُسے خدا کی طرف لے آئے، وہی ایمان ہے جو جان کو نجات دے گا۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے عقائد میں اپنے فہم کو پاک نوشتہ کی تعلیمات کے تابع کریں، اور خدا کے تمام مکاشفہ کے مطابق ڈھلنے کی کوشش کریں، بالخصوص ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کے مطابق۔

خُدا کرے ہم نہ اس طرف کی غلطی میں پڑیں، نہ اُس طرف کی۔
ادھر سیلا ہے، اُدھر کریبیڈس، اور وہی خوش نصیب رہنما ہے جو ان دونوں کے بیچ راہ نکالے۔

تو کسی نہ کسی 'ازم' میں پڑ جائے گا، جب تک کہ تُو حق سے وابستہ نہ رہے۔
اس بات کی پروا نہ کر کہ کیا تُو سچائی کو اپنی عقل کے مطابق مکمل ہم آہنگ پاتا ہے یا نہیں۔
اگر وہ سچ ہے، تو اُس پر ایمان رکھ۔
اور اگر وہ کسی اور سچائی سے متضاد معلوم ہو، تو بھی اُس کو تھامے رہ، اگر وہ کلام میں ہے، اور انتظار کر جب تک مزید روشنی تجھے یہ نہ دکھا دے کہ سب سچائیاں باہم کس عجیب ہم آہنگی اور مطابقت میں جُڑی ہوئی ہیں، جسے تو ابتداء میں سمجھ نہ سکا تھا۔

عقیدہ میں—حق کو خرید۔

دوئم، تجرباتی حق کو خرید۔
میں اس کے لیے کوئی اور مناسب لفظ نہیں پاتا۔
میری مراد دل کے اندر کا حق، یعنی وہ سچائی ہے جو تجربہ میں آتی ہے۔

دیکھ کہ یہ حق حقیقی ہو۔
—کتنی آسانی سے ہم فریب میں آ سکتے ہیں کہ ہم تبدیل ہو چکے ہیں، جب کہ ہمیں توبہ کی حاجت اب بھی باقی ہے
یہ سمجھنا کہ چونکہ واعظ یا ایماندار دوستوں نے ہمیں سراہا ہے، لہذا ہم ضرور خُدا کے لوگ ہوں گے۔

حقیقی نیا جنم صرف ایک ہے، لیکن اُس کی نقلیں درجنوں موجود ہیں۔
لہذا اس معاملہ میں بھی: حق کو خرید۔

اُس تجربہ سے خبردار رہ جو ایسا ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ کبھی توبہ نہ ہوئی۔
مجھے اُس ایمان سے خوف آتا ہے جس کی آنکھیں خشک ہیں۔
وہ ایمان مجھے سب سے زیادہ برگزیدہ دکھائی دیتا ہے جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوں۔
اگر تُو نے کبھی اپنے آپ کو گنہگار محسوس نہ کیا، کبھی خُدا کی شریعت کے نیچے کانپ نہ اُٹھا، کبھی یہ نہ جانا کہ تُو جہنم میں ڈالے جانے کے لائق ہے، تو مجھے ڈر ہے کہ تیرا ایمان محض خود ساختہ گمان ہے، وہ ایمان نہیں جو مسیح کی طرف نظر کرتا ہے۔

اُس تجربہ سے خبردار رہ جو فقط باتوں میں ہے، احساس میں نہیں۔
بنین کی حاجی کی کہانی میں مسٹر ٹاکیٹو مذہب کی باتیں بڑی روانی سے کر سکتا تھا—کوئی آدمی اُس سے بڑھ کر نہ تھا—وہ
علما کی مجلس میں صدر بننے کے لائق تھا، مگر یہ سب ظاہری باتیں تھیں، دل کا کام نہ تھا۔

اے میرے بھائیو! گہرا ہل چلاؤ۔ جس پر تُو ایمان لاتا ہے، اُسے دل سے محسوس کر۔
عارضی جوش، نہ سرسری علم، نہ محض نظریہ۔ not—یہ تجھ میں حقیقی باطنی کام ہو، جان کا کام، رُوح القدس کا عمل
خُدا کا سچ تیرے دل میں جل کر پیوست ہو، پاک رُوح کی قدرت سے۔

اس امر میں بھی—حق کو خرید۔

افسوس! آج کل بہت سے اعتراف کرنے والوں میں ہم زندگی تو دیکھتے ہیں، مگر جدوجہد نہیں—اور میرا یہ یقین بن گیا ہے کہ
ہر روحانی زندگی جس کے ساتھ کشمکش نہ ہو، محض فریب ہے، کیونکہ اسحاق جو وعدے کا فرزند ہے، لازماً اسماعیل کی
ٹھٹھا بازی کا نشانہ بنتا ہے۔
جوں ہی عورت کی نسل اس جہاں میں آتی ہے، سانپ کی نسل اُسے ہلاک کرنے کو دوڑتی ہے۔

اگر تُو ایماندار ہے، تو اپنے باطن میں ایک جنگ ضرور پائے گا۔
گناہ فضل سے مقابلہ کرے گا، اور فضل گناہ اُلود فساد پر حکومت چاہے گا۔
اس قدر سہل تجربہ سے خوف کھا—”مَوَاب بچپن سے آرام پر ہے؛ وہ برتن سے برتن میں اٹھیلا نہ گیا؛ کیونکہ وہ وقت آنے والا
ہے جب خُداوند یروشلم کو چراغ لے کر تلاشی دے گا اور اُن آدمیوں کو سزا دے گا جو اپنی تلچھٹ پر آرام پکڑے بیٹھے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ باطن میں جدوجہد ہو، ورنہ ایسے تجربہ سے سخت خبردار رہ۔

اور میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اس زمانہ میں ایک بڑھتی ہوئی عادت پائی جاتی ہے کہ لوگ بلا جانچ پڑتال اپنے آپ کو مطمئن سمجھ لیتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ تُو خدا کے کلام پر ایمان رکھے، لیکن اپنی حالت کو یوں ہی بے سوچے سمجھے قبول نہ کر۔ یہ نہ سمجھ لے کہ چونکہ دس برس پہلے تُو نے خود کو مسیحی جانا تھا، لہذا اب بھی ویسا ہی ہے۔

ہر روز اپنے آپ کو کسوٹی پر پرکھ۔
جو اپنے آپ کو جانچنے سے انکار کرتا ہے، وہ انجام میں سزا برداشت کرے گا۔
جو اپنے دل کی تلاشی سے ڈرتا ہے، وہ یاد رکھے کہ خُدا اُسے ضرور جانچے گا۔
جو اپنے چہرے کو آنکھ بھر کر دیکھنے سے ڈرتا ہے، وہ اس دن ڈرنے کا حق رکھتا ہے جب سفید عظیم تخت قائم ہو گا اور ساری دنیا عدالت کے لیے جمع کی جائے گی۔

ایمانداری کی تلاشی اور جانچ کے ساتھ پوری ہم آہنگی رکھتی ہے۔
میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس بات میں—حق کو خرید—اور ایسی دین داری کو تلاش کر جو آزمائش پر پوری اُترے—
ایک سچا ایمان، ایک زندہ ایمان، ایک ایسا ایمان جو تیری جان کو حرکت دے، ایک گہری جڑ والا ایمان، وہ ایمان جو پاک رُوح کا فوق الفطرت کام ہو، کیونکہ وہ وقت ضرور آئے گا جب، خُداوند کی حیات کی قسم، اس سے کم کوئی چیز تیری مددگار نہ ہو گی۔

—پھر، میں نے تین قسم کی سچائیوں کی بات کی تھی
عقائدی حق،
تجرباتی حق،
اور اب عملی حق۔

عملی حق سے میری مراد یہ ہے کہ ہمارے اعمال سیدھے اور راست ہوں، ان میں حق و صداقت پائی جائے۔
اس امر میں بھی—حق کو خرید۔

تُو مسیحی ہونے کا اقرار کرتا ہے—پس مسیحی ہو۔
تُو کہتا ہے کہ مسیح کا پیرو ہے—پس اُس کی پیروی کر۔
تُو جانتا ہے کہ راستی اور دیانت داری اچھی باتیں ہیں—پس انہی میں قائم رہ۔

تجارت کی کوئی ناپاک چال، کوئی گھٹیا حرکت، کوئی سفید جھوٹ جو آج کل کاروبار کو داغدار کرتے ہیں، کبھی تیری راہ میں نہ آئیں مگر اس لیے کہ تُو انہیں نفرت اور لعنت کرے۔

سیدھی راہ پر چل۔
چالبازی اور مکر کو سیکھنے کی آرزو نہ رکھ۔
حکمتِ عملی اور فریب میں مہارت نہ چاہ۔

حق کو خرید۔
یہ دنیا کو اب بھی شرمندہ کرے گا۔

وہ آدمی جو اپنی رائے صاف صاف بیان کرے، جو وہ کہے سو وہی مراد رکھے، جو انصاف اور حق کرے، کسی انسان سے نہ ڈرے، اور دنیا بھر کی مخالفت کے باوجود اُونچی گردن اُٹھا کر سیدھا چلے اگرچہ اُسے غلط کاری کی لالچ سے مالا مال کرنے کا وعدہ ہی کیوں نہ کیا جائے—وہی شخص عملی طور پر حق کو خریدتا ہے۔

تُو جانتا ہے کہ یہ بات کاروبار میں بھی لاگو ہو سکتی ہے، بیٹھک میں، مہمان خانہ میں اور مطبخ میں بھی۔
جوتے پالش کرنے والا بھی سچائی سے اپنا کام کر سکتا ہے یا جھوٹ سے۔
سب سے چھوٹے کام بھی سچائی سے ہو سکتے ہیں یا دغا بازی سے۔

اس معاملہ میں بھی—حق کو خرید—اپنے اخلاق کی راستبازی، اپنے مسیحی چال چلن کی صفائی اور شفافیت کو ہمیشہ سنبھال۔

کبھی ایسا ظاہر نہ ہو جیسا تُو حقیقت میں نہیں۔
اور اگر کسی وقت تجھے ویسا بننا ہی پڑے، تو اُسے اپنی بدنصیبی جان اور جلد اس سے نکلنے کی کوشش کر۔

کبھی وہ کام نہ کر جس پر تجھے شرم آتی ہو—خواہ کون دیکھ رہا ہو۔
ہمیشہ یہ سوچ کہ خُدا دیکھتا ہے، اور اگر خُدا گواہ ہے تو تیری نگرانی کے لیے یہی کافی ہے۔

فقط وہی کچھ کر جو تُو اُس وقت بھی کرتا اگر سب کی نظریں تجھ پر جمی ہوتیں اور تیرے سب سے سخت نقاد بھی تجھے دیکھ رہے ہوتے۔

ضمیر کو کبھی نہ دبانا۔
اپنے اعتقادات کو پورا کر۔
اگر آسمان بھی گر پڑیں، تو بھی سیدھا کھڑا رہ۔
جو کچھ خُدا کا پاک رُوح تجھ سے فرمائے، وہی کر۔
جو کچھ تُو اِس کتاب میں پائے، اُسے بجا لا۔

اگر اس کے باعث تُو کسی اور پر مصیبت ڈال دے، تو وہ اُس کا معاملہ ہے۔
—اگر میں سیدھی راہ پر قائم ہوں، اور کوئی میرے نیچے آ جائے، تو قصور اُس کا ہے
اُسے چاہیے تھا کہ راستہ چھوڑ دیتا۔
میں اُسے روندنا نہیں چاہتا، اگر ممکن ہو تو اُس سے بچوں گا
لیکن میں راستی کی راہ سے ہٹ نہیں سکتا۔

اپنی جگہ پر قائم رہ۔
،چاہے بدنظر آنکھیں تجھ پر گڑی رہیں
،تو بھی افتاب کی مانند چمکتا رہ
،اور اگر لوگ تجھ سے حسد کریں
،تو اُن کے باعث نہ کُڑھا
،نہ سچائی پر عمل کرنے سے دل گرفتہ ہو
:بلکہ اس پہلو سے بھی اِس فرمان کو پورا کر

“حق کو خرید۔”

—پس، میں نے تجھے دکھایا کہ یہ متاع کیا ہے
:عقیدہ کے لحاظ سے، تجربہ کے لحاظ سے، اور عمل کے لحاظ سے

“حق کو خرید۔”

:اب اُو ہم اس متن کے پہلے حصہ پر خاص طور پر غور کریں

II

یہ متاع حاصل کیسے کی جائے؟

“حق کو خرید۔”

اُو ہم یہاں ایک غلطی کی تصحیح کریں۔
کچھ لوگ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ مسیح، انجیل اور نجات—جن سب کا شمار حق میں ہوتا ہے—خریدے جا سکتے ہیں۔
وہ خریدے جا سکتے ہیں، اور نہیں بھی۔
،وہ اس آیت کے مفہوم میں خریدے جا سکتے ہیں
مگر کسی اور مفہوم میں ہرگز نہیں۔

تُو نجات کو خرید نہیں سکتا—کسی کی نیکی اُسے حاصل نہیں کر سکتی۔

:مسیح کی قیمت یہ ہے
“بغیر روپے اور بغیر قیمت کے۔”

کیا نبی نے یوں نہ کہا؟
 ”ہاں! اُو، مے اور دودھ خریدو، بغیر روپے اور بغیر قیمت کے۔“
 نجات محض فضل سے ہے
 اور اپنی فطرت کی ضرورت کے سبب مفت ملتی ہے۔
 تُو اُسے کما نہیں سکتا۔
 تُو اُس کا اہل نہیں بن سکتا۔
 وہ نہ تو انسان کی مرضی سے ہے، نہ خون سے، نہ پیدائش سے
 بلکہ:
 ”وہ جس پر رحم کرنا چاہے گا رحم کرے گا، اور جس پر ترس کھانا چاہے گا اُس پر ترس کھائے گا۔“

پھر متن کا مطلب کیا ہے؟
 ہمیں اس کلام کو وضاحت سے بیان کرتا ہوں

سب سے پہلے، اگر تُو نجات پانا چاہے، تو جو کچھ چھوڑنا لازم ہے، وہ سب چھوڑ دے تا کہ مفت نجات کو قبول کر سکے۔
 ہر گناہ کو ترک کرنا ہو گا۔
 کوئی شخص آسمان میں نہ جائے گا جب تک وہ کسی ایک گناہ سے بھی محبت رکھتا ہے اور اُس پر قائم رہتا ہے۔

انسان گناہ کر سکتا ہے اور پھر بھی نجات پا سکتا ہے
 لیکن وہ گناہ سے محبت کرے اور نجات پائے، یہ ممکن نہیں۔

پس اگر تیری لغزش شراب نوشی ہے
 تو اُسے چھوڑ دے۔
 اگر تیری بدکرداری ہے
 تو اُس سے دستبردار ہو۔
 اُس غیظ و غضب کے مزاج پر غالب آ
 —اُس لالچ اور حرص کو توڑ ڈال
 جو کچھ بھی ہے جو تجھے مسیح سے روکے ہوئے ہے
 حق کو خرید، اور ان سب کو چھوڑ دے۔

یوں بھی تُو نجات کا اہل نہ ہو گا
 مگر اگر ان چیزوں کو ترک کرنا لازم ہے
 تو انہیں اپنی راہ میں روک نہ بننے دے۔

چھوڑ دے، اے انسان!
 چونکہ تُو اپنے گناہ کو اور مسیح کو ایک ساتھ نہیں پا سکتا
 اپنے گناہ سے طلاق لے
 پاکیزگی کو قبول کر
 اور نجات دہندہ کو اپنا لے۔

تجھے اپنی راستبازی بھی چھوڑنی ہو گی۔
 کچھ لوگ اپنی دعاؤں پر بھروسا رکھتے ہیں
 کچھ اپنی آنکھوں کے آنسوؤں پر
 اپنی توبہ پر
 اپنے احساسات پر
 اپنے کلیسیا یا عبادت خانہ جانے پر۔
 اور میں نہیں جانتا کہ لوگ کس کس چیز پر تکیہ نہیں کر لیتے۔

ان سب کو ترک کر۔
 یہ سب مل کر بھی محض جھوٹ ہیں۔
 تُو اپنی کسی بات پر اعتماد نہ کر۔

آ اور مسیح کے کیے ہوئے کام پر بھروسا کر۔
اور اگر یہ ضروری ہے—جیسا کہ یقیناً ہے—کہ تُو مسیح کو پانے اور اُس میں پایا جانے کے لیے اپنی راستبازی کو ترک کرے،
تو اِس میں پس و پیش نہ کر۔

،اور اسی مفہوم میں
جو کچھ تیرے پاس ہے، اُس سے الگ ہو جا، تا کہ مسیح کو خرید لے۔

—اپنے آپ کو—اپنے گناہ آلودہ نفس کو، اور اپنی خود ساختہ راستبازی کو
،ہائے! کاش تُو دونوں سے دستبردار ہونے کو تیار ہو
تا کہ حقیقی نجات کو خرید سکے۔

،اور یہ متن مزید یہ بھی کہتا ہے کہ اگر نجات پانے کے لیے تجھے گہرے تجربہ اور سخت درد سے گزرنا پڑے
تو اِس کی کچھ پروا نہ کر۔
،یہ بہتر ہے کہ تُو سب کچھ جھیل کر حق کو پا لے
،بنسبت اِس دل کی تلاشی کے بغیر آسانی سے گزر جائے
اور آخر کار دھوکا کھا جائے۔

،اگر سچی تجربہ کا مول غم و اداسی ہے
تو اُسی قیمت پر حق کو خرید۔
،اُس طبیب کی چھری سے زخم کھانے کو راضی ہو جا
اگر اُس سے شفا ملے۔
،اپنی دابنی آنکھ یا دابنا ہاتھ گنوانے پر راضی ہو جا
اگر اُس سے تو ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو۔

:اور اس کا یہ مطلب بھی ہے
حق کو خرید—یعنی ہر خطرہ مول لے کر بھی سچائی پر قائم رہ۔

،اُسے یوں خرید جیسے شہیدوں نے خریدا
جب اُنہوں نے حق کی خاطر اپنے جسموں کو جلنے کے لیے دے دیا۔
اُسے یوں خرید جیسے بہتوں نے قید خانہ میں جا کر خریدا۔
اگر تجھے اپنے روزگار سے ہاتھ دھونا پڑے تو بھی اُس کی خاطر چھوڑ دے۔
حق کے لیے اپنی نوکری چھوڑ دینا بہتر ہے بنسبت جھوٹ بولنے کے۔

،تین مقدس جوانوں کی مانند ہو جا
،جو اس آگ کے بھڑکتے تنور میں جانے کو راضی ہوئے
لیکن نبوکدنصر کے بنائے ہوئے بت کو سجدہ نہ کیا۔

غربت کا خطرہ مول لے۔
یوں نہ مان جیسا ساری دنیا کہتی ہے کہ تُو لازماً جیتا رہے۔
اس میں کوئی قطعی ضرورت نہیں کہ انسان ہر حال میں زندہ ہی رہے۔
بسا اوقات یہ کہیں عظیم بات ہوتی ہے کہ آدمی راستی پر مر جائے۔

:تیری ضرورت یہ ہونی چاہیے
ہمیں دیانت دار رہنا ہے۔”
ہمیں راست کام کرنا ہے۔
”ہمیں خُدا کی خدمت کرنی ہے۔

کیونکہ یہ ضرورت محض جینے کی ضرورت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

،سب باتوں کو خس و خاشاک جانو
،تاکہ تُو ایک سچا انسان
،ایک دیندار انسان
،ایک پاکیزہ انسان
ایک مسیح کی مانند انسان بن سکے۔

،اور اس معنی میں سب کچھ قربان کر
—اور یوں

“حق کو خرید۔”

میرا گمان ہے کہ اس کلمہ کا یہی مفہوم ہے۔
میں اس کی یوں تشریح کرتا ہوں
،سب کچھ دے ڈال، کسی بھی شے کو جانے دے، مگر مسیح سے جدائی قبول نہ کر
،اپنے دل میں فضل کی زندہ کاری کو ترک نہ کر
یا اپنی راستی کی چال کو نہ چھوڑ۔

—اور اب آؤ میں

III

۔ ان الفاظ کی آزاد ترجمانی کروں۔

“حق کو خرید۔”

،پس میں کہتا ہوں
صرف حق ہی کو خرید۔

اپنی زندگی، اپنی قابلیت، اپنی سرگرمی اور اپنی غیرت کو کسی جھوٹ پر نہ وار دے۔
کچھ لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔
ہزاروں اشرفیاں برباد کی جا رہی ہیں تاکہ ایسے عمارتیں کھڑی کی جائیں جن سے فتنہ پھیلے۔
وعظوں کی کثرت ہے جو بڑی سرگرمی سے منبروں پر سنائے جاتے ہیں تاکہ جھوٹ کو پھیلایا جائے۔
سمندر اور خشکی کا سفر کیا جاتا ہے تاکہ نئے پیروکار بنائے جائیں جو پہلے سے بھی دس گنا زیادہ جہنم کے فرزند بنیں۔

صرف حق کو خرید۔

اُس چمکدار بناوٹ کو حق نہ سمجھ جو محض دکھاوے کی ہے۔
اس پر لکھے لیبل کی پروا نہ کر—خود دیکھ کہ آیا یہ واقعی حق ہے۔

ہر اس بات کو جو حق کہی جائے، کسوٹی پر پرکھ، آزمائش میں ڈال۔
اگر وہ آزمائش آتش میں قائم نہ رہ سکے، تو اُسے نہ خرید۔

نہیں، مفت بھی نہ لے۔

نہیں، اپنے گھر میں بھی نہ رکھ

اس سے دور بھاگ جا۔

یہ سرطان کی طرح کھا جاتی ہے—اسے اپنے پاس نہ آنے دے۔

صرف حق کو خرید۔

،حق کو خرید“ کسی بھی قیمت پر”
اور کسی قیمت پر نہ بیچ۔

کسی بھی قیمت پر خرید۔
اگر اس کی خاطر اپنا جسم کھو دے
مگر اپنی جان کو نہ کھوئے
تو یہ عمدہ سودا ہے۔
اگر اپنی دولت کو حق پر قربان کر دے
اور اس کے عوض جنت پائے
!تو کیسا مبارک تبادلہ ہے

تجھے اپنے دل کا اتمان اس میں نہ کھونا پڑے گا
مگر اگر سب کچھ اور گنونا بھی پڑے
تو بھی یہ بہترین سودا ہے۔

مسیح سے کوئی شرط نہ باندھ
اپنی جان کی تجارت میں سب کچھ بچھڑا کر دے۔
سب کچھ جانے دے
مگر اپنے پاس عقیدہ میں حق
دل میں حق
زندگی میں حق
اور مسیح کو جو حق ہے اپنا خزانہ رکھ
تمام حق کو خرید۔

جب تُو کلام مقدس کے پاس آئے
چناؤ نہ کر
نہ اس میں سے آدھے پر ایمان لا کر باقی آدھا چھوڑ۔
حق کو خرید یعنی اُس کا کوئی حصہ جو تیرے مخصوص مزاج کے موافق ہو، نہ خرید
بلکہ پورا خرید۔

تجھے کیوں موٹی توڑ کر پیسنے ہیں؟
جو کچھ سچا ہے
سب خرید لے۔

خُدا کے کلام کی ایک تعلیم دوسری کو توازن بخشتی ہے۔
جو شخص سراسر فقط گیلونسٹ ہے
شاید وہ فقط آدھا حق جانتا ہے۔
لیکن جو راضی ہے کہ دوسری جانب کو بھی جتنی وہ سچائی ہے قبول کرے
اور جو کچھ کلام میں پائے، سب پر ایمان لائے
وہ پورا موٹی پالے گا۔

—حق کو اب خرید
آج رات حق کو خرید۔
ممکن ہے کل تیرے لیے خریدنے کا وقت باقی نہ رہے۔
تُو اس دیس میں جا چکا ہو گا
جہاں خُدا نے ہمیشہ کے لیے کھوئی ہوئی جانوں کو حق سے محروم کر دیا ہے
جہاں سچائی کا سایہ سرد اور بولناک ہو کر تجھ پر گرے گا
اور تُو بیرونی تاریکی میں روتا اور دانت پیستا ہو گا
اس لیے کہ تُو نے حق کو خود پر سے دور کر دیا
اور اب حق نے تجھے دور کر دیا ہے۔
اور تیرے سارے دروازہ کھٹکھٹانے پر یہ دردناک جواب ملے گا

!بہت دیر ہو گئی، بہت دیر”
“!اب تُو اندر نہیں آ سکتا

یوں میں نے اس متن کی آزاد ترجمانی کی۔

صرف حق کو خرید۔
تمام حق کو خرید۔
کسی بھی قیمت پر حق کو خرید۔
اور اب حق کو خرید۔

—اور اب مختصرًا میں تجھے بیان کروں گا

IV

۔ اس خریداری کے اسباب۔

تُو حق کا محتاج ہے،
اور آخر کار خُدا تجھے کبھی قبول نہ کرے گا
جب تک تُو اپنے دہنے ہاتھ میں حق نہ لے کر آئے۔

صرف سچے ہی اُن موتیوں کے دروازوں سے داخل ہو سکتے ہیں۔

تجھے حق کی ابھی ضرورت ہے۔
تُو جینے کے لائق نہیں
نہ مرنے کے لائق
جب تک کہ مسیح میں موجود حق میں تیرا حصہ نہ ہو۔

مسیح کو سچائی سے اپنا قبول کر
اتنا اپنا کہ وہ تجھے بھی سچا بنا دے۔

تُو زندگی کی جنگ لڑنے کی راہ نہیں جانتا
اگر تیرے پاس حق نہ ہو۔
تیری زندگی ایک خطا ہو گی
اور اُس کا انجام ہلاکت ہو گا
اگر تُو حق نہ خریدے۔

خُدا کرے کہ تُو اب حق خریدے۔
تجھے اس کی ضرورت ہے۔
تجھے ابھی اس کی ضرورت ہے
اور ہمیشہ اس کی ضرورت رہے گی۔

ہائے! کاش وہ حمد جو ہم نے گائی
صرف تیرے کانوں کو نہ پہنچی ہو
بلکہ تیرے دل میں اُتری ہو

اے گنہگار، حکمت حاصل کرنے میں جلدی کر”
“اور کل کے سورج کے اُگنے کا انتظار نہ کر۔

!“ہائے وہ جان لیوا ”کل
اُسی کل کی چوٹیوں سے لاکھوں اپنی ہلاکت میں جا گرے۔

کل
!ہاں کل
!یہی تاخیر، یہی بہانے
مگر خُدا نے تجھے کبھی کل کی رحمت کا وعدہ نہ دیا۔

اُس کا کلام ہے:

”آج، اگر تم اُس کی آواز سنو“
”اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔“

آج سے بہتر دن کبھی نہ آئے گا۔
ہائے! کاش تُو اسی لمحہ اُسے قبول کر لے۔

”اگر تُو اُس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک بہتر نہ ہو جائے“
”تو پھر کبھی نہ آئے گا۔“

”اور اگر تُو زیادہ موافق اوقات کا انتظار کرے گا،
تو ہمیشہ ہمیشہ کو انتظار ہی کرتا رہے گا۔“

”خُدا کرے کہ تُو ابھی اُس کا حق خرید لے،
کیونکہ متن حال کے زمانہ میں ہے
کیونکہ تجھے اِس وقت اِس کی ضرورت ہے۔“

اب آ مجھے اجازت دے کہ میں تیری رہنمائی کروں

V

اُس منڈی کی طرف جہاں سے تُو اُسے خرید سکتا ہے۔

یہ وہی کلمات ہیں جو یسوع مسیح نے اپنے خادم یوحنا پر ظاہر ہوتے ہوئے فرمائے

”میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے خرید لے۔“

”کسی جگہ بھی حق اپنی پوری قدرت اور زندگی کے ساتھ نہیں ملتا
سوائے یسوع مسیح کے۔“

—حق اُس کے خون میں ہے
وہ تیرے باطن کی ہر جھوٹ کو دھو ڈالے گا۔
—حق اُس کی روح میں ہے
وہ تیرے اندر سے ہر تاریکی اور نجاست کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔
”اُس کی محبت تجھے سچا بنائے گی
کیونکہ وہ تجھے اپنے ساتھ ہم شکل کر دے گی۔“

!مسیح کے پاس آ
کچھ ساتھ نہ لا۔
—جیسے تُو ہے، ویسے ہی آ
خالی ہاتھ، مفلس، اور تہی دامن۔

دودھ کی ندیاں اور مے کے چشمے سب اُسی کے پاس ہیں۔
”وہی ضیافت کا بخشنے والا ہے
اور وہی خود ضیافت بھی۔“

اُس پر بھروسا کرنا ہی زندگی پانا ہے۔
محض اُسی کی طرف نجات کے لیے نگاہ کرنا ہی
اسی نگاہ میں نجات پالینا ہے۔

ہائے! کاش یہ سادہ باتیں کسی کو اُس جگہ کی طرف لے جائیں
جہاں سے وہ حق خرید سکے۔

:اور اب آ، میں پھر اپنا متن دہراؤں

”حق کو خرید۔“

—غلط نہ پڑھ
یہ نہیں کہا گیا کہ صرف حق کے بارے میں سن۔
،یہ اچھی بات ہے
مگر سننا خریدنا نہیں۔
،جیسا تم میں سے بہت سے تاجر جانتے ہو
،لوگ دکان پر آ کر سنتے ہیں، دیکھتے ہیں
—لیکن سن کر چلے جاتے ہیں
،یہ تجھے خوش نہیں کرتا
تُو چاہتا ہے کہ وہ خریدیں۔

ہائے! کاش تم میں سے کچھ میرے سننے والے
!حق کے خریدار بن جاؤ

میں تم میں سے کچھ کو جانتا ہوں۔
—جب میں ادھر ادھر دیکھتا ہوں تو کسی کو پہچانتا ہوں
کچھ تمہیں، جنہیں میں جانتا اور عزت کرتا اور دعا میں یاد رکھتا ہوں۔
میں نے تو یہ سوچا تھا کہ تم بہت پہلے حق خرید چکے ہو تے۔
اکثر میں متحیر ہوتا ہوں کہ اب تک کیوں نہ خریدا۔

!ہائے! کاش تم خُدا کے لیے فیصلہ کر ڈالو
مجھے ڈر ہے کہ میں تم میں سے کچھ کو اپنی منادی سے سخت دل بنا رہا ہوں۔
،اگر انجیل تمہیں نہ بچائے
—تو بے شک وہ تمہارے لیے لعنت بن جائے گی
اور مجھے ڈر ہے کہ کچھ کے لیے یہ ایسا ہی ہو رہی ہے۔

!میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اس پر غور کرو

،کیوں ہم ایک دوسرے کو ضرر پہنچائیں
جبکہ ہماری نیت دونوں جانب سے یہی ہے
کہ بھلائی اور کرم کریں؟

!ہائے! اپنے دل کو میرے آقا کے حضور جھکا دو

دنیا کا نور اپنے ہاتھ سے تیرے دروازے پر دستک دے رہا ہے آج شب۔

کیا تُو اُس ہاتھ کی آہستہ دستک نہیں سنتا
جو کبھی کیلوں سے چھیدا گیا تھا؟

!اُسے اندر آنے دے
،وہ قہر میں نہیں

رحمت میں آتا ہے۔
اُسے آنے دے

وہ مدتوں سے، ان کئی برسوں سے ٹھہرا ہے
پر اُس کی پیشانی پر اب تک شکن نہیں۔

اب اُٹھ اور اُسے اندر بلا۔
شرما مت۔
اگر شرم بھی آتی ہے
تو ڈر نہ
بلکہ اُسے آنے دے۔

اور آنکھوں میں آنسو، رخساروں پر حیا لیے
اُسے کہہ

اے میرے خُداوند، میں تجھ پر توکل کرتا ہوں۔
جیسا کمترین کیڑا ہوں
تیرے ہی سہارے پر بھروسہ رکھوں گا۔

ہائے! کاش تُو یہ ابھی کرے، اسی گھڑی
خُدا تجھے توفیق دے کہ ایسا کرے

صرف اُس کے بارے میں سن کر قناعت نہ کر
بلکہ حق کو خرید۔

محض اس پر بھی خوش نہ ہو کہ تُو حق کی تعریف کرے
اور کہے
واعظ نے اچھی بات کہی، بڑی غیرت سے کہی
”اور مجھے اُس کی بات پسند آئی۔“

واعظ کو تو اس سے بہتر ہوتا
کہ تُو کچھ بھی نہ کہتا
اگر تُو حق نہ خریدے۔

کس قدر تاجر کو غصہ آتا ہے
جب کوئی گاہک کہتا ہے
ہاں، یہ بڑی خوبصورت چیز ہے، بہت سستی
—اور بالکل وہی جو میں چاہتا ہوں
اور پھر دکان سے نکل جاتا ہے۔

نہیں!
حق کو خرید
—اور پھر اُس کی تعریف کر
اور تیری تعریف ایسی ہو گی
جو سننے کے لائق ہو گی۔

اور میں تجھ سے یہ بھی کہتا ہوں:
صرف اس پر اکتفا نہ کر
کہ تُو حق کے بارے میں جانتا ہے۔

ہائے! کتنے ہیں تم میں سے جو بہت کچھ جانتے ہو۔
کتنا زیادہ جانتے ہو
کہ خدا کے کچھ بندے بھی اتنا نہ جانیں۔
تم میری بہت سی لغزشوں کی تصحیح کر سکتے ہو۔

—مگر سن
جاننے والا کچھ نہیں
جب تک اُس کے پاس ہونا نہ ہو۔

روٹی کے بارے میں جان لینا
میری بھوک کو نہیں مٹا سکتا۔
یہ جان لینا کہ بینک میں دولت ہے
میری جیب نہیں بھرے گا۔

حق کو خرید
—جس کا مطلب ہے
اُسے اپنا کر لینا۔

—اور میں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ فقط حق خریدنے کا ارادہ بھی نہ رکھ
!ہائے! ارادے، ارادے، ارادے

—دوزخ کی راہ
—نہ کہ آسمان کی
اسی سے ہموار کی گئی ہے۔
یہ مثل کہ راستہ جنت کو جاتا ہے
یہ محض غلطی ہے۔

دوزخ کا راستہ نیک ارادوں کے پتھروں سے بچھایا گیا ہے۔

اے سست جان
ان پتھروں کو اُکھاڑ اور انہیں ابلیس کے سر پر دے مار
کیونکہ وہ تجھے برباد کر رہا ہے۔
وہ تجھے تیری ہلاکت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

اپنے ارادوں کو عمل میں بدل
اور اب صرف ارادہ نہ کر کہ حق خریدے گا
بلکہ حق کو خرید

—اور آج شب فقط یہ آرزو نہ کر کہ کاش یہ حق تیرا ہوتا
بلکہ اُسے خرید لے۔

تُو کہتا ہے کہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہے؟
بہت زیادہ؟
—یہ تو کچھ بھی نہیں
یہ تو ”بغیر روپے اور بغیر قیمت“ ملتا ہے۔

کیا تیرا مطلب یہ ہے
کہ گناہ چھوڑنا بڑی قیمت ہے؟
کیا؟
کیا تُو دوزخ میں جانے کو تیار ہے
مگر اپنی شہوت نہ چھوڑے گا؟

کیا تُو ہمیشہ کی آگ میں رہنے پر راضی ہے
صرف اس لیے کہ ان پیالوں کو نہ چھوڑے
جو تجھے مدبوش کرتے ہیں؟

کیا تُو اپنی فضول مستیوں اور گندی عیاشیوں
یا کسی بھی گناہ کو ترک نہ کرے گا؟

کیا تجھے ان کی ایسی حاجت ہے؟
کیا تُو ان کے لیے جنت سے بھی دستبردار ہو گا؟

پھر اے مردو
!تیرا خون تیرے اپنے سر پر ہو
تجھے خبردار کر دیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ تُو ہوش میں ہے
،ابھی پاگل پن تک نہیں پہنچا
،اور اگر ہوش میں ہے
تو سمجھ لے
کہ ایک گھڑی کی عیاشی
کبھی بھی اس عذاب کا معاوضہ نہ دے گی
جس میں تُو ہمیشہ کے لیے خُدا کے قہر تلے ڈالا جائے گا۔

!حق کو خرید

،صرف اس پر بات نہ کر
،صرف اس کی تمنا نہ کر
!بلکہ خرید، خرید حق

—اور آخر میں

VI

۔ اُس خریداری کو کھو دینے کے بارے میں ایک تنبیہ۔

”بیچ نہ دینا“

میرا وقت پورا ہوا، اور میں کبھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنی حد سے تجاوز کروں؛
پس اب صرف چند الفاظ عرض کروں گا۔

،جب تُو حق کو ایک بار پا لے گا
—مجھے یقین ہے کہ تُو اُسے بیچے گا نہیں
کسی قیمت پر بھی نہیں۔
لیکن پھر بھی یہ نصیحت نہایت موزوں اور ضروری ہے۔

بعض ایسے بھی ہوئے ہیں
جنہوں نے حق کو عزت اور وجاہت کے لیے بیچ ڈالا۔
،وہ پہلے خوشخبری سنا کرتے تھے
،مگر اب چونکہ دنیا میں آگے بڑھ گئے ہیں
،اور سواری رکھتے ہیں
انہیں یہ پسند نہیں کہ جہاں اتنے غریب لوگ جمع ہوتے ہیں وہاں جائیں؛
پس وہ وہاں چلے جاتے ہیں

—جہاں کچھ بھی سنا دیں، یا کچھ بھی نہ سنائیں
بس ان کا مرتبہ برقرار رہے۔

!آہ

مجھے اس بناوٹی شرافت اور جھوٹی وجاہت سے
انتہائی نفرت ہے
جو انسان کو اتنا کم ظرف بنا دیتی ہے
کہ اپنے ایماندار دوستوں کو چھوڑ دے۔
انہیں جانے دو۔
یہ اچھا ہی ہے کہ وہ رخصت ہوں۔
ایسا بھوسہ گندم کے بیج نہ ہی رہے تو بہتر۔
اور جو اس قدر پست ارادے رکھتے ہیں
وہ اس لائق ہی نہیں کہ ان پر بھروسا کیا جائے۔

بعض ایسے ہیں
جو رزق کے لیے حق کو بیچ ڈالتے ہیں۔
ان پر مجھے اور زیادہ ترس آتا ہے۔
”مجھے نوکری چاہیے“
اس لیے جو کہا جائے گا وہ کروں گا؛
مجھے اس حکم کو توڑنا ہوگا
اور اُس حکم الہی کو بھی
”کیونکہ مجھے اپنے خاندان کا پیٹ پالنا ہے۔“

!آہ

!اے افسوس زدہ جان
”مجھے تیری مشکل حالت پر رحم آتا ہے
لیکن میں دعا کرتا ہوں کہ تجھے اب بھی اتنی توفیق ملے
کہ مرد میدان بنے
اور روٹی کے لیے بھی حق نہ بیچے۔“

بعض نے دنیا کی لذتوں کے لیے حق کو بیچ ڈالا۔
”وہ کہتے ہیں کہ ”ہمیں مزہ چاہیے
پس وہ بدکار مجمع میں جا ملتے ہیں
اور اپنے مسیحی اقرار کو چھوڑ دیتے ہیں۔“

اور بعض تو یونہی کچھ بھی لیے بغیر حق کو بیچ دیتے ہیں۔
بس مسیح سے منہ موڑ لیتے ہیں
کیونکہ دین اُن کے لیے بے مزہ ہو گیا ہے۔
وہ اس سے اکتائے اور چلے گئے۔

—میں سب سے درد بھرے دل سے سوال کروں گا
کیا تم بھی جانا چاہتے ہو؟
کیا عزت کے لیے؟
کیا رزق کے لیے؟
کیا چند روزہ گناہوں کی لذت کے لیے؟
—یا محض اس اکتاہٹ کے سبب
کیا تم بھی جانا چاہتے ہو؟

!نہیں

:ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں

کیسا درد اُٹھا اُس سوال نے
کیا میں بھی جاؤں گا؟
پر اے خُداوند! تیری بات پر بھروسا کر کے
”میں خاکسار ہو کر جواب دوں گا— نہیں۔“

بیچ نہ دینا۔ بیچ نہ دینا۔
یہ مسیح کو بہت مہنگا پڑا۔
بیچ نہ دینا۔
جب تُو نے اسے خریدا
تو بہت اچھا سودا کیا۔
بیچ نہ دینا۔ بیچ نہ دینا۔
—یہ تجھے کبھی مایوس نہ کرے گا
یہ تجھے آسودہ کرے گا اور مبارک بنائے گا۔

—بیچ نہ دینا
تجھے اس کی ضرورت ہے۔
—بیچ نہ دینا
تجھے آئندہ بھی اسی کی ضرورت رہے گی۔

،موت کی گھڑی آ رہی ہے
اور قیامت کا دن اُس کے پیچھے پیچھے چلا آتا ہے۔
بیچ نہ دینا۔
—اس جیسی کوئی اور چیز پھر نہ خرید سکے گا
اس سے بہتر کبھی نہ پائے گا۔

—بیچ نہ دینا
اگر تُو اسے چھوڑ دے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔

،عیصو کو یاد کر
—اور اُس ایک پیالے کا لالچ
کیسے وہ اپنی پہلوٹھی کی برکت کو پھر پانا چاہتا تھا
پر نہ پا سکا۔

دیماس کو یاد کر۔
یہوداہ کو یاد کر، ہلاکت کے بیٹے کو۔
تُو اس کے بغیر کھویا ہوا انسان ہے۔
یہ تیری جان ہے۔

—کھال کے بدلے کھال، بلکہ جو کچھ تیرا ہے سب کچھ
!حق کے لیے قربان کر دے
،اور پکا ارادہ کر کہ چاہے خوشی آئے یا غم
،چاہے طوفان ہو یا امن
،چاہے بیماری آئے یا صحت
،چاہے تنگ دستی ہو یا دولت
—چاہے خود موت اپنی سخت ترین صورت میں سامنے آ جائے
پھر بھی کوئی چیز تجھے خدا کی محبت سے جدا نہ کر سکے
،جو مسیح یسوع میں ہے
اور کوئی تجھے اُن سچائیوں سے جدا نہ کر سکے
،جنہیں تُو نے اُس کے کلام سے سیکھا اور پایا

اور جنہیں اُس کی روح نے تیری جان میں گوندھ دیا
اور وہ حق جس سے تیرا چلن بھی رنگین اور معطر ہو۔

خداوند تجھ پر برکت نازل کرے
اے عزیز دوستو
اور تجھے قائم رکھے
اور جب عظیم چرواہا ظاہر ہوگا
تجھے حق کی مہر کے ساتھ پائے
اور تو اُس کے ساتھ جلال میں نمایاں ہو۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن
متی 13: 50-24

24

- اُس نے اُن کے سامنے ایک اور تمثیل رکھی اور فرمایا، آسمان کی بادشاہی اُس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔
وہ جانتا تھا کہ وہ بیج اچھا ہے۔ وہ آزمایا ہوا تھا۔ ملاوٹ سے پاک تھا۔ ہر شے میں اچھا ہی تھا۔

25

- پر جب لوگ سو گئے، اُس کا دشمن آیا اور گیہوں میں کانٹے ملا کر بو گیا اور چلا گیا۔
یہ نہایت بد نیتی پر مبنی عمل تھا۔ ایسا کئی بار کیا جا چکا ہے۔ جھوٹا گیہوں اصلی گیہوں میں ملایا گیا تاکہ فصل کو نقصان پہنچے۔

26-27

- پر جب پودا نکلا اور پھل لایا تو کانٹے بھی ظاہر ہوئے۔ گھر کے نوکر آ کر مالک سے کہنے لگے، مالک! کیا تُو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ پھر یہ کانٹے کہاں سے آ گئے؟
ہمیں اکثر یہ سوال کرنا پڑتا ہے۔ یہ سب کیسے ہوا؟ سچا انجیل سنایا گیا تھا، پھر یہ ریاکار کہاں سے آ گئے؟ یہ لوگ جو گیہوں کی مانند دکھتے ہیں مگر گیہوں نہیں ہیں؟ کیونکہ یہاں وہ کانٹا مراد نہیں جو انگلستان میں کانٹا کہلاتا ہے بلکہ وہ جھوٹا گیہوں ہے۔ بہت مشابہ مگر اصلی نہیں۔

28

- اُس نے اُن سے کہا، یہ دشمن نے کیا ہے۔
دشمن کلیسیا کی ملاوٹ سے بڑھ کر بُرا کام کوئی نہیں کر سکتا۔ باہر کے جھوٹے دعویدار زیادہ نقصان نہیں کرتے، مگر جب وہ گِرہ میں داخل ہوں تو بڑی تباہی کرتے ہیں۔

28-30

- نوکر بولے، کیا تُو جانتا ہے کہ ہم جا کر کانٹوں کو جمع کر لیں؟ اُس نے کہا، نہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ کانٹے اکٹھے کرتے ہوئے گیہوں بھی جڑ سے اکھاڑ دو۔ دونوں کو فصل تک اکٹھے بڑھنے دو؛ اور فصل کے وقت میں فصل کانٹے والوں سے کہوں گا کہ پہلے کانٹے جمع کرو اور گٹھے باندھ کر جلانے کے لیے رکھ دو، مگر گیہوں کو میرے کھنڈر میں جمع کرو۔
الگ کرنے کا وقت اُس گھڑی آئے گا جب دونوں پورے طور پر ظاہر ہوں گے۔ جب گیہوں اپنی پختگی کو پہنچے گا اور جھوٹا گیہوں بھی پک کر عیاں ہوگا۔

31-32

- اُس نے اُن سے ایک اور تمثیل کہی کہ آسمان کی بادشاہی اُس رائی کے دانے کی مانند ہے جو کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بویا، جو سب بیجوں میں چھوٹا ہے۔
اُس مُلک میں یہ عام طور پر معروف تھا۔

35-32

- لیکن جب وہ بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں میں بڑا ہو جاتا ہے اور درخت بن جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں میں بسیرا کرتے ہیں۔ اُس نے اُن سے ایک اور تمثیل کہی کہ آسمان کی بادشاہی اُس خمیر کی مانند ہے جسے کسی عورت نے لے کر تین پیمانے اُٹے میں چھپا دیا، یہاں تک کہ سب خمیر ہو گیا۔ یہ سب باتیں یسوع نے لوگوں سے تمثیلوں میں کہیں؛ اور بغیر تمثیل کے وہ اُن سے کلام نہ کرتا تھا۔ تاکہ نبی کی وہ بات پوری ہو جو کہتا ہے، ”میں اپنا مُنہ تمثیلوں میں کھولوں گا، میں وہ باتیں بیان کروں گا جو بنائے عالم سے چھپی ہوئی تھیں۔“
کیسا کہ ہمارے خُداوند کا کلام کی روح سے لبریز ہونا تھا۔ اور اُس کا عمل ہمیشہ ایسا تھا گویا کلام اُس کے ذہن میں غالب ہو—
ہمیشہ اُس کی روح کے سامنے اپنی پوری تازگی اور قوت میں حاضر ہو۔

36

- پھر یسوع نے مجمع کو رخصت کیا اور گھر میں گیا، اور اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے۔
وہ گھریلو بات چیت—وہ بڑے خطبوں اور تمثیلوں کی وضاحتیں—کیسی شیریں نعمتیں تھیں جو اُس نے صرف اُنہیں عطا کیں جنہوں نے اُس پر پورا اعتماد کیا تھا۔

44-36

- اور کہنے لگے، ہمیں کھیت میں کانتوں کی تمثیل کی وضاحت فرما۔ اُس نے جواب دیا، جو اچھا بیج ہوتا ہے وہ ابن آدم ہے؛ کھیت دنیا ہے؛ اچھا بیج بادشاہی کے فرزند ہیں؛ اور کانتے اُس شریر کے فرزند ہیں؛ دشمن جس نے یہ بویا وہ ابلیس ہے؛ فصل دنیا کا انجام ہے؛ اور کانتے والے فرشتے ہیں۔ پس جیسے کانتے اکٹھے کر کے آگ میں جلانے جاتے ہیں، ویسا ہی اس دنیا کے آخر میں ہو گا۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کی بادشاہی میں سے سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکرداروں کو جمع کریں گے، اور اُنہیں آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا۔ اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں سورج کی مانند چمکیں گے۔ جس کے کان ہوں سننے کے لیے، وہ سنے۔

پھر آسمان کی بادشاہی اُس خزانے کی مانند ہے جو کسی کھیت میں چھپا ہوا تھا، جسے کسی آدمی نے پالیا۔
شاید جب وہ ہل چلا رہا تھا تو اُس پر اچانک نظر پڑی—پرانے ڈھیر کو کھودتے ہوئے جس میں وہ چھپا تھا۔

44

- وہ اُسے چھپا دیتا ہے اور اُس خوشی کے سبب جاتا ہے اور جو کچھ اُس کے پاس ہے سب بیج ڈالتا ہے اور وہ کھیت خرید لیتا ہے۔
کچھ لوگ خوشخبری پر یونہی اچانک جا پڑتے ہیں جب وہ اُس کی تلاش میں بھی نہیں ہوتے۔ ”میں اُن کا پایا گیا جو مجھے نہ ڈھونڈتے تھے“—کیسا عظیم فریضہ فیض کا کلام ہے! کچھ ایسے بھی ہیں جو آج بادشاہی میں بڑے سرگرم ہیں، جو پہلے بالکل بے پروا اور غافل تھے؛ مگر خُدا اپنی لامتناہی حاکمیت سے خزانہ اُن کے راستے میں ڈال دیتا ہے—اُنہیں دل عطا کرتا ہے کہ اُس کی قدر کریں اور وہ اُسے اپنی خوشی کے لیے حاصل کرتے ہیں۔

45

- پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔
وہ یونہی اتفاقاً نہیں پایا—وہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔

- اور جب اُس نے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جا کر اپنی ساری مملکت بیچ ڈالی اور اُسے خرید لیا۔ پھر آسمان کی بادشاہی اُس جال کی مانند ہے جو سمندر میں ڈالا گیا اور ہر طرح کی چیزوں کو جمع کرتا ہے۔
 خراب مچھلیاں اور اچھی مچھلیاں، رینگنے والے کیڑے، ٹوٹی ہوئی صدفیں، سمندری جھاڑ، اور پرانی تباہی کی ٹوٹی پھوٹی چیزیں۔ کیا کبھی تم نے ماہی گیروں کے جہاز پر دیکھا ہے جب جال کو کھینچ کر کشتی پر ڈالتے ہیں۔ کیسی عجیب رنگ برنگی ملاوٹ ہوتی ہے! یہی منادی کا اثر ہے۔ یہ ہر طرح کے آدمیوں کو اکٹھا کر لاتا ہے۔ اچھا ہی ہے کہ ہم میں سے کسی کو ایک دوسرے کے دلوں کا پورا حال معلوم نہیں، ورنہ شاید ہم بھی اُسی عجیب مخلوط جماعت کی مانند نظر آتے جس کی میں نے تشبیہ بیان کی۔

- جب وہ بھر گیا تو اُسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی مچھلیاں برتنوں میں ڈالیں اور بری پھینک دیں۔
 سب کچھ ابھی ملا ہوا ہے۔ ہم اس وقت ایک کو دوسرے سے الگ نہیں کر سکتے، لیکن جب جال کنارے آئے گا، تب ڈھیر کو چُن لیا جائے گا۔ کوئی غلطی نہ ہوگی۔ اچھی مچھلیاں برتنوں میں جمع ہو گئی، اور بری، اور صرف بری پھینکی جائیں گی۔

- دنیا کے آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکل کر شریروں کو راستبازوں میں سے الگ کریں گے۔ اور انہیں آگ کی بھٹی میں ڈالیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا۔
 یہ ایسی آگ نہ ہوگی جو فنا کر دے بلکہ ایسی جو دکھ دے اور رونے اور دانت پیسنے کا سبب بنے۔